بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۴   رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ   ربوہ   ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۳ احسان ۱۳۴۶ ہش ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۲۳ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۶۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ جولائی ۔ کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا کہ چونکہ آج (۲۱ جولائی) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں مسجد کا افتتاح فرمارہے ہیں ۔ اس لئے احباب کو خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے یورپ میں اسلام کی ترقی کا ذریعہ بنائے ۔ اور حضور کو بخیر و عافیت واپس لائے ۔ محترم مولوی صاحب نے باران رحمت کے نزول کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی ۔

مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر مرحوم (جو مورخہ ۱۹ جولائی کی صبح کو بعمر قریباً ساٹھ سال وفات پا گئے تھے) کی نماز جنازہ مورخہ ۲۰ جولائی کی صبح کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی ۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا ۔

محترم چوہدری صاحب بہت مخلص احمدی تھے ۔ خدام الاحمدیہ کے زعیم اور محکمہ دار القضاء کی طرف سے قاضی مقرر ہونے کی حیثیت میں آپ کو لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی ۔ چھ لڑکے یادگار چھوڑے ہیں ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے ۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل تعلیم وہی ہے جو اسلام نے پیش کی اور آنحضرت کے ذریعہ ہم کو ملی

بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو البتہ اصلاح کے پیش نظر درگزر کرنے والے کا اجر اللہ پر ہے

”یہ سب جھوٹے اور خیالی عقائد ہیں جو کہتے ہیں کہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو ۔ ممکن تھا کہ یہ تعلیم اُس وقت مختص المکان اور مختص الزمان کی طرح ہو ۔ ہمیشہ کے لئے یہ قانون نہ کبھی ہو سکتا ہے اور نہ یہ چل سکتا ہے ۔ اس لئے کہ انسان ایک ایسے درخت کی طرح ہے جس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں ۔ اگر اس کی ایک ہی شاخ کی پروا کی جائے تو باقی شاخیں تباہ اور برباد ہو جائیں گی ۔ عیسائی مذہب کی اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ بخوبی ظاہر ہے ۔ اس سے انسان کے تمام قویٰ کی نشوونما کیونکر ہو سکتی ہے ۔ اگر صرف درگذر ہی ایک عمدہ چیز ہوتی تو پھر انتقامی قوت اس کی قوتوں میں کیوں رکھی گئی ہے ؟ اور کیوں پھر اس درگذر کی تعلیم پر عمل نہیں کیا جاتا ؟ مگر برخلاف اس کے کامل تعلیم وہ ہے جو اسلام نے پیش کی اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم کو ملی ہے اور وہ یہ ہے :۔

جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ

یعنی بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے ۔ اور ایسے موقعہ پر بخش دے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو تو اس کا اجر اللہ تعالےٰ پر ہے ۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ خواہ نخواہ ضرور ہر مقام پر شر کا مقابلہ نہ کیا جاوے اور انتقام نہ لیا جاوے بلکہ منشاء الٰہی یہ ہے کہ محل اور موقعہ کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ موقعہ گناہ کے بخش دینے اور معاف کر دینے کا ہے یا سزا دینے کا ۔“ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۰، ۳۶۱)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت کوپن ہیگن پہنچ گئے

ریلوے سٹیشن پر سکنڈے نیویا کے احباب کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم

تمام احباب کو حضور کی طرف سے محبت اور سلام کا تحفہ

کوپن ہیگن ۲۰ جولائی (بذریعہ تار) مورخہ ۲۰ جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہیمبرگ سے کوپن ہیگن بذریعہ ریل گاڑی سفر فرمایا ۔ حضور بخیریت کوپن ہیگن پہنچ گئے ہیں ۔ ریلوے سٹیشن پر سکنڈے نیویا کے احباب کی طرف سے نہایت گرمجوشی کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا گیا ۔ حضور نے کوپن ہیگن سے تمام احباب کو محبت اور سلام کا تحفہ بھیجا ہے ۔

مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی تار کا ترجمہ یہ ہے ۔

”۲۰ جولائی ۔ حضور بخیریت کوپن ہیگن پہنچ گئے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ حضور تمام احباب کو محبت اور سلام کا تحفہ بھیجتے ہیں ۔“

اسی طرح مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے یہ تار دی ہے کہ

”۲۰ جولائی حضور بخیریت کوپن ہیگن پہنچ گئے ہیں ۔ سکنڈے نیویا کی جماعتوں کے احباب نے حضور کا گرم جوشی سے کوپن ہیگن کے ریلوے اسٹیشن پر استقبال کیا ۔“

تمام احباب حضور کے سفر کی کامیابی اور بخیر و عافیت مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

(وکالت تبشیر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۷ء

ہم دنیا کو پھر کس طرح فتح کر سکتے ہیں؟

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں کہا تھا کہ دوسروں پر فتح کے تین طریقے ہیں۔ اول تلوار کی قوت۔ دوسرے مادی قوت۔ تیسرے اخلاقی یا مذہبی قوت۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ اگرچہ ایک فاتح قوم یہ تینوں طریقے استعمال کرتی ہے لیکن زمانہ کے لحاظ سے ان میں سے ایک طریقے کو دوسروں پر ظاہراً فوقیت ہوتی ہے۔ مثلاً پہلے زمانہ میں تلوار کی قوت فائق تھی۔ اگرچہ فاتح قوم کی مادی قوت اور اخلاقی قوت بھی اس کی ممد و معاون ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ جہاں تک آخر الذکر دو قوتوں کا تعلق ہے۔ یہ دونوں قوتیں تلوار کے زمانہ میں بھی فاتح قوم کی برتری کی مدت پر اثر انداز رہی ہیں۔ اگر یہ دونوں قوتیں مؤثر ہوں تو فاتح زیادہ دیر تک حکومت کرتا ہے۔ ورنہ تلوار کی قوت عارضی ثابت ہوتی ہے اور فتح کا اثر جلد ختم ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تاتاریوں کی مسلمانوں پر فتح کو لے لیجئے۔ اگرچہ تاتاریوں نے تلوار کے بل پر خلافت عباسیہ کو بالکل تہس نہس کر دیا تھا۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں مسلمانوں کی تہذیب نے ان کو فتح کر لیا۔ اور اس طرح دشمنانِ اسلام حامیانِ اسلام بن گئے۔

صلیبی جنگوں میں یورپ نے اسلام پر متفقہ حملہ کیا۔ اور تقریباً ایک صدی تک یہ جنگیں جاری رہیں۔ اگرچہ ان جنگوں میں مسلمانوں کا اثر مغربی اقوام پر بالواسطہ نہایت پائیدار ثابت ہوا۔ مگر یورپ کی تلواری یورش دیرپا ثابت نہیں ہوئی اور ایک ہی مرد مجاہد سلطان صلاح الدین ایوبی نے اہل مغرب کی فتوحات کو صفر بنا کر رکھ دیا۔

آج کل مغرب مادی قوت کے بل پر تمام دنیا پر چھا گیا ہے۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ فتح بھی گو تلوار کی فتح سے کسی قدر پائیدار ہے۔ تاہم اس فتح کے پاؤں بھی کہیں مضبوطی سے جمتے ہوئے نظر نہیں آرہے۔ مغربی مادی قوت سے متاثر ہو کر بعض ایشیائی اقوام نے بھی خاصی مادی ترقی کر لی ہے۔ اس کی آج کل نمایاں مثال چین ہے اور اس بات کے آثار پیدا ہو رہے ہیں کہ جلد یا بدیر تمام ایشیائی ملک مغربی اقتدار کو ایشیا میں کلی طور پر ختم کر دیں گے۔ چنانچہ برطانیہ، فرانس، ہالینڈ، بلجیم، پرتگال اور سپین یکے بعد دیگرے ایشیا میں قدم جما کر آہستہ آہستہ اپنے آثار ختم کر رہے ہیں اور مغرب اس کو بڑی طرح محسوس کر رہا ہے۔ چنانچہ اب وہ اپنا اثر ایشیا میں قائم رکھنے کے لئے کئی قسم کی چالیں چل رہا ہے۔ اور سازشیں کر رہا ہے۔ اسرائیل کا قیام انہی چالوں میں سے ایک نمایاں مثال ہے۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس در پردہ ایسے پروگرام بنا رہے ہیں جن پر عمل کر کے وہ ایشیا اور افریقہ پر اپنا قبضہ جمائے رکھیں۔ مگر ان میں سے امریکہ وافر مادی قوت کی وجہ سے اگرچہ پیش پیش ہے اور باقی مغربی ممالک بظاہر اس کے حاشیہ بردار ہیں۔ پھر بھی ایسے آثار نظر آرہے ہیں کہ امریکہ خود بھی گرے گا۔ اور اپنے ساتھ اپنے حاشیہ برداروں کو بھی لے لے گا۔

ان آثار کو دیکھ کر یہ نتیجہ برآمد کرنا مشکل نہیں ہے کہ مادی قوت کی فتح بھی ایسی دیرپا نہیں ہے۔ تلوار کی فتح کی طرح اس کے پاؤں بھی کمزور ہیں۔

اس طرح جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے تلوار کی قوت اور مادی قوت کی فتحیں ناپائیدار ہوتی ہیں۔ مگر ان کے مقابلہ میں روحانی فتح ہی پائیدار ہوتی ہے۔ اس کی مثال بدھ ازم، عیسائیت اور آخر میں اسلام کی مثال دی جا سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مغرب کی موجودہ مادی قوت کے فروغ نے مذاہب کا اثر دبا دیا ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ کے لئے دبا نہیں رہ سکتا۔ ترکی میں اسلام کو دبانے کے لئے کیا کیا تدابیر نہ کی گئیں۔ لیکن کچھ مدت کے بعد آج وہاں بھی اسلام پھر اپنا سر نکال رہا ہے۔ سوتیلا نہ دختر سٹالین کی شہادت اگر درست ہے تو روس جہاں

حدیث النبیؐ

جس کا دروازہ قریب ہو وہی مستحق ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں تحفہ کس کو بھیجا کروں۔ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

(بخاری کتاب الشفعۃ)

تقاضہ کا جواز

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مالدار کا (ادائے حق میں) دیر کرنا ظلم ہے اور جس شخص کا کچھ حق کسی مالدار پر ہو تو اسے چاہیئے کہ تقاضہ کرے۔

(بخاری کتاب الحوالات)

"اشتراکی الحاد نے مذہب کو بالکل دبا رکھا ہے وہاں بھی عوام میں مذہب دوبارہ کروٹیں لینے لگا ہے۔ یہاں تک کہ امریکہ اور یورپ میں بھی مذہب کسی نہ کسی رنگ میں منظر عام پر آرہا ہے۔ مصر میں کچھ مدت بظاہر اسلام کو بالکل دبا دیا گیا تھا۔ مگر آج خبریں آرہی ہیں کہ وہاں بھی دوبارہ اللہ اکبر کے نعرے لگتے رہے ہیں۔

ہمارا مقصد صرف یہ دکھانا ہے کہ مذہب کی بنیاد پر جو فتح ہوتی ہے۔ وہ نہایت مضبوط جڑیں رکھتی ہے۔ اور اگرچہ بظاہر اس کے نشانات مٹ بھی جائیں۔ یہ جڑیں زمین میں ہری رہتی ہیں۔ اور موقعہ پاتے ہی پھر رونما ہو جاتی ہیں۔

تاریخ کا یہ ایک نمایاں واقعہ ہے کہ یورپ ہمیشہ ایشیا پر تلوار اور مادی قوت کے بل پر حملہ کرتا رہا ہے۔ اس کے برخلاف اگر ایشیا یورپ کی ان قوموں کا بھی بسا اوقات کامیاب مقابلہ کرتا رہا ہے۔ لیکن ایشیا مغرب پر اکثر روحانی حملہ کرتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔ چنانچہ عیسائیت کا یورپ پر حملہ نہایت پائیدار ثابت ہوا ہے۔ اور اگرچہ عیسائی مبلغوں نے حملہ کے دوران میں خود حقیقی مذہب کو مجروح کر دیا۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ بائیبل کا یہ حملہ نہایت مؤثر رہا ہے اور مغرب باوجود فلسفہ اور سائنس کی مدد کے اس کو یورپ سے ختم نہیں کر سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ آج یورپ اور امریکہ اس مسخ شدہ دین کے احیاء کے تمنائی ہیں۔ کیونکہ موجودہ فلسفہ اور سائنس زندگی کے بعض اہم ترین پہلوؤں کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔

اس لحاظ سے مغرب اور اس کے ساتھ خود مشرق بھی ایک بحران میں مبتلا ہے۔ اور دنیا کی روح ایک ایسے دین کا مطالبہ کر رہی ہے جو موجودہ ذہنی ارتقاء کی کسوٹی پر کامل عیار ثابت ہو سکے۔ ایسا دین آج صرف اسلام ہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کام کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ احمدیت نے مغرب پر بھرپور حملہ کر دیا ہے۔

محامد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

افادات حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ

بارہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ (جو ۱۱۷۶ھ میں فوت ہوئے) نے ایک عارفانہ عربی کتاب الخیر الکثیر کے نام سے تصنیف فرمائی۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا عبد الرحیم صاحب نے کیا ہے۔ ختم نبوت کا مفہوم کیا ہے؟ اس باب میں حضرت شاہ صاحب نے عجیب و غریب حکیمانہ نکات بیان کئے ہیں۔ بعض حوالے پیش احباب ہیں۔

(خاکسار (شیخ) عبد القادر (لائلپوری) حال سٹریٹ اسلامیہ پارک۔ لاہور)

افضل الانبیاء

غایت درجہ کے قرب حاصل کرنیوالے امام سید المرسلین، شفیع المذنبین اور وسیلۃ المقربین سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ختم نبوت کا اسی پر انحصار ہے۔ آپ کا مزاج اور کمال وہی اسم مطلق ہے جو آپ کے سینہ بے کینہ میں متجلی ہے۔ اسی لئے آپ کو بزرگ ترین پیغمبر کہتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صفحہ ۱۴۲

انتہائے کمال کا پیکر

ہمارے نبی کریم سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک الحی القیوم کا تفصیلی تمثل ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے سب کمالات انتہائی درجہ تک پہنچے ہوئے تھے آپ خاتم النبیین قرار پائے اور آپ کو سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت بخشی گئی۔ صفحہ ۱۵۵

فیضان نبوتِ محمدیہ

آپ کا کمال چونکہ انتہاء تک پہنچا ہوا تھا۔ آپ کی شان بہت بڑی اور اس کے براہین دقیق تھے۔ لہذا آپ کو ایک اور ارتقاء حاصل ہوا۔۔۔۔۔۔

جب آپ کے کمالات مختلفہ ایک ہی کمال کی صورت میں نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔۔

تو عالمِ وجود کے کونے کونے تک یہ نور مقدس کامل ترین طریقہ پر پہنچ گیا۔ لہذا کمال کا کوئی مرتبہ اور مقام نہیں جس کے امام رسولِ خدا صلعم نہ ہوں۔۔۔۔۔

لہذا یاد رکھو جس طرح آپ کے اس دنیا میں تشریف لانے سے پیشتر کسی ایسی حقیقت کا انبجاس (منبع اسماءِ حسنیٰ سے اس عالم میں اس کا ظہور پذیر ہونا ممکن نہیں تھا جو آپ کی حقیقت سے کامل تر ہو۔ لیکن حقیقت علیا کا عدم تمثل اس بات سے مانع نہ ہوا کہ بعض افراد کو منصبِ نبوت سے سرفراز کیا جائے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کو اخذ عن اللہ میں قدم راسخ حاصل ہو اور کسی دوسرے کی وہ تقلید نہ کریں۔ اسی طرح آپ کا عالم حادث میں ظہور رہا تو کسی کمال کی حقیقت کو بغیر اس کے کہ آپ کو ذریعہ و واسطہ بنایا جائے۔۔۔ کوئی شخص بھی کسی طرح ادراک نہیں کرسکتا۔۔۔۔۔۔ صفحہ ۱۷۲

فیضان نبوت محمدیہ

البتہ یہ منصب اس سے مانع ہے کہ کسی دوسرے کو بھی بغیر آپ کے توسط کے نبوت حاصل ہو۔ اگر بالفرض کوئی اس آسمانی رفعت پر بلند پروازی کرنا چاہے تو آپ اس کو اپنی طرف جذب کرتے ہیں اور وہ آپ کی تربیت کے جال میں اس طرح پھنس جاتا ہے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچ کر اپنے سے چمٹا دیتا ہے اس لئے آپ کے بعد مستقل نبی کا مبعوث ہونا ممتنع ٹھہرا۔ اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود ہوتے تو آپ کے اتباع کے بغیر ان کے لئے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ صفحہ ۱۷۳

سراجِ منیر

علاوہ ازیں آپ کا ظہور قیامت کے قریب تر تھا۔ آپ کی بعثت تکمیلِ اخلاق کے لئے تھی۔ آپ کی شریعت کے اصول اور فروع کا ماخذ بڑا عمیق اور دقیق ہے۔ فتدبّر

جلالت قدر کے لحاظ سے آپ کو ایک آفتاب کہتے ہیں جس کے نور کو دیکھ کر ہماری آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ جو ستارے آپ کے نور سے ظاہر ہوئے ان کا شمار کرنا مشکل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ان کی کثرت تعداد سے خبر دی ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں کہ حوض کوثر پر جو برتن رکھے ہوں گے۔ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں سے زائد ہے۔ یہ ستارے جن کا اس حدیث میں ذکر ہے آپ کے انتہائی کمال کے تمثلات ہیں۔

صفحہ ۱۷۴

فنا فی الرسولؐ

یاد رکھو یہ نور جو باطن رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے فائض ہوتا ہے بعض اوقات آدمی کی عین ثابتہ اور اس کے تمام تمثلات اس کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ اس حدیث کے یہی معنے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہی ہوتا۔ صفحہ ۱۹۴

حضرت عیسےٰ کی شان دوسری بعثت میں امتی بن کر بڑھ جائیگی

عیسےٰ علیہ السلام کی شان بہت بڑی تھی۔ ان کو زبردست دلائل اور کھلی نشانیاں دیکر رسول بنایا گیا۔ ان کے مزاج میں سبوغ تھا۔۔۔۔۔

اسی بناء پر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار ان کی ذات میں منعکس ہوئے۔ عوام کا خیال ہے کہ جب وہ دوبارہ زمین پر اتریں گے تو ان کی حیثیت ایک امتی کی ہوگی یہ بات غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ ان کا نزول اسم جامع محمدی کی تشریح اور تفصیل ہے۔ اسم مذکور کی نقل اور اس کا خاکہ ہے اس لئے ان کے اور ایک امتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے اتنی بات ضرور ہے کہ وہ قرآن مجید کے متبع ہوں گے اور خاتم الانبیاء کے نقشِ قدم پر چلیں گے لیکن اس سے ان کے کمال میں کچھ بھی فرق نہیں آتا بلکہ اس سے ان کے کمال میں اضافہ ہوتا ہے۔

صفحہ ۱۵۴، ۱۵۵

وحی کا دروازہ کھلا ہے

غیر رسل و انبیاء علیہم السلام کو بھی بعض اوقات وحی ہوتی ہے لیکن اس کا تمثل ضعیف ہوتا ہے۔ رسل اور انبیاء علیہم السلام کی وحی میں یہ ضعف نہیں پایا جاتا۔ صفحہ ۶۴

خاتم الانبیاء کی وحی

بعض کامل افراد ایسے بھی ہیں جن کی وحی میں صلابت اور ملائمت کے علاوہ فصاحت بھی ہوتی ہے۔ مثلاً ہمارے رسول جو خاتم النبیین اور امام المرسلین ہیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالےٰ نے آپ پر جو وحی نازل فرمائی اور اپنے بندوں کو ممنون فرمایا وہ آیات بیّنات محکمات ہیں جن کی فصاحت و بلاغت حدّ اعجاز تک پہنچی ہوئی ہے۔

صفحہ ۶۴

ختمِ نبوت دائرہ نبوت کی وسعت پر دال ہے

چونکہ قرآن متلوِ دائمی اور زبردست معجزہ ہے اس لئے اس کے دین اور شریعت کو بھی عموم اور دوام حاصل ہوا جس سے لازمی طور پر ہدایت و ارشاد میں وسعت پیدا ہوئی اور آپ خاتم الرسل قرار پائے۔ صفحہ ۶۴

خاتم الاولیاء

یاد رکھو خاتم الاولیاء وہ شخص ہیں جو صورت مزاجیہ کی تخلیطات میں خاتم الانبیاء کا پرتو ہو۔ یہ ضروری ہے کہ وہ خاتم الانبیاء کے نور سے منور ہو اور صاحب علم ہو۔ اگر وہ سخت ذکی الطبع نہ ہوتا تو باوجود ان تخلیطات مادیہ کے وہ ذاتِ اقدس کے بحر معرفت میں غوطہ زن ہونے کے قابل کیونکر ہوتا۔

(صفحہ ۱۳۶)

شرعی و غیر شرعی انبیاء

پھر انبیاء اور رسل کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ بعض رسول وہ ہیں جو کافروں سے بحث و مناظرہ کرنے اور ان کو قائل معقول کرنے پر مامور ہوئے۔ احکامِ شرعیہ کی

ثقلین (ان کے ذمہ نہیں) ...... اولوالعزم ان رسولوں کو کہتے ہیں جن کو نئی شریعت دی گئی ہو اور ایک مستقل کتاب ان پر نازل ہوئی ہو ..... ایسے رسول کا اُمّی ہونا نہایت ضروری ہے جس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی رائے اور اپنی صوابدید کا مطلق اتباع نہ کرے۔ اس کی تعلیمات اور اعمال میں سراسر خدائے وحدہٗ لا شریک لہٗ کا حکم جاری اور نافذ ہو۔ صفحہ ۱۳۹

اُمّیّت کیا ہے؟

یہ ایک ہیئت مخصوصہ ہے جس کو دیگر امزجہ (مزاجوں) سے وہی نسبت ہے جو صورت جو یہ کہ صورت مزاجیہ سے ہے۔ اس بنا پر یہ نہایت ضروری ہے کہ جس کا مزاج اس قسم کا ہو..... انسے غائت درجہ کا قرب حاصل ہوگا۔ اس درجہ کے امام سید المرسلین شفیع المذنبین اور وسیلۃ المقربین سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ختم نبوت کا اسی پر انحصار ہے۔

(صفحہ ۱۴۲)

مسیح الدجال

جب یہودیوں کی سرکشی اور ان کا تمرد و عصیان حد سے بڑھ گیا، چنانچہ وہ قتل انبیاء کے مرتکب ہوئے اور حضرت مسیح کی انہوں نے توہین کی تو ان کے صحفِ اعمال ان کے ظلم اور بے اعتدالیوں سے بھر گئے اور ان کے گناہوں کے اثرات آسمان تک پہنچ گئے۔ اس سے پہلے عاد و ثمود اور دیگر اقوامِ طاغیہ کے گناہ بھی آسمان تک کی فضا کو بھر چکے تھے اور ان کے آثار خصوصی نمایاں ہو چکے تھے۔ اب یہود کی بُرائیاں بھی ان کے ساتھ مل گئیں تو ان سب شرور میں ایک وحدت پیدا ہوئی اور ایک ایسے عالم میں ان کو تحقق حاصل ہُوا جو اس عالمِ مادی سے کامل تر ہے۔ یہ بُرائیاں ایک جیتے جاگتے مجسّمے کی صورت میں نمایاں ہوئیں جس کا نام شرع کی زبان میں "المسیح الدجّال" ہے۔ دجال کو شرقی جانب میں انسلاخ حاصل ہے ..... چنانچہ برائیاں ظہور میں آتی رہیں اور دجّال کامل سے کامل تر ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اسم مطلق آپ کے قلب مبارک سے طلوع ہوُا تو دجّال مجبور ہو کر کنارہ کش ہو گیا لیکن جب عہدِ نبوت پر ایک زمانہ دراز گزر گیا۔ شرور کی کثرت ہوئی .... تو دجّال کے کمالاتِ شریہ میں پھر ترقی شروع ہوئی اور جو بُرائی دنیا میں ہوتی تھی اسکے (یہودی کے) ساتھ جا ملتی جس طرح ہر ایک جزو اپنے کُل کے ساتھ ملحق ہوتا ہے۔ صفحہ ۲۲۹)

الامام المھدی

جب اس طرح تمام زمین ظلم اور بے اعتدالیوں سے بھر جائے گی اس اُمّتِ مرحومہ کے اکثر لوگ ضلالت میں مبتلا ہوں گے۔ تو اسم جامع محمدیؐ اس حالت میں ان کی دستگیری فرمائے گا، اور اسم پاک ایک ایسے شخص پر تجلّی فرمائے گا جس کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے موافق ہونے کے علاوہ اس کا حُلیہ اور اس کے اخلاق بھی آپ کے موافق ہوں گے۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ مبتلائے ضلالت اُمّت کو راہِ راست پر لائے گا اور وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا۔ اس حالت میں دجّال سے نہیں رہا جائے گا اور وہ گوشۂ عزلت سے نکل کر دعویٰ الوہیت کرے گا۔ زمین میں فساد مچاتا پھرے گا اور ہر طرح سے لوگوں کو گمراہ کرنے میں ہمہ تن معروف ہوگا۔ جب اس کی دوڑ دھوپ انتہا تک پہنچ جائیگی تو اسم پاک عیسوی اسکے مٹانے پر متوجہ ہوگا.....

دجال کی روح جو مجموعہ شرور کی وحدت تھی یاجوج ماجوج کی شکل میں ظہور کریگی جسکے آثار پھر عیسٰی علیہ السلام کی توجہ سے محو ہو جائیں گے۔ صفحہ ۲۵۰

درخواست دُعا

مکرم ملک نصراللہ خاں صاحب گوجرانوالہ کا ایک ماہ قبل میو ہسپتال لاہور میں دائیں گردہ کا اپریشن ہوُا تھا جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا اور زخم بھی مندمل ہو گیا آپ ہسپتال سے فارغ ہونے ہی والے تھے کہ ۱۲ جولائی کو اچانک بائیں گردہ میں شدید درد اور بندشِ پیشاب کی تکلیف ہو گئی نیز بخار بھی ۱۰۲ درجہ ہے۔ چنانچہ آپ تاحال کمرہ نمبر ۲۸ البرٹ وکٹر ہسپتال (میو ہسپتال) لاہور میں ہی زیرِ علاج ہیں۔

احبابِ جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے مکرم ملک صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

کا

رسُومات کے خلاف اعلانِ جہاد

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بہنوں کو مخاطب کرتے ہوئے ۲۳ جون کو ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے رسومات کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مَیں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اسکی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دُودھ سے مکھّی۔"

اس غرض سے کہ حضور کا یہ ارشاد ہر احمدی گھرانہ تک پہنچ جائے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ ٹریکٹ کی صورت میں پانچ ہزار شائع کروایا ہے اور مزید پانچ ہزار شائع کروا رہی ہے جن جن شہروں کی طرف سے جس تعداد میں ٹریکٹ بھجوانے کا مطالبہ آیا ہے وہ بھجوائے جا رہے ہیں لیکن ابھی تک بہت کم شہروں اور دیہات کی طرف سے اس ٹریکٹ کے بھجوانے کی اطلاع ملی۔ یہ ٹریکٹ مفت تقسیم کیا جائے گا۔ لجنات کی صدر یا مربّی صاحبان جو یہ ٹریکٹ منگوائیں کوشش کریں کہ ہر احمدی گھرانہ تک یہ ٹریکٹ پہنچ جائے۔ اور ہر احمدی عورت اس کو پڑھ یا سُن لے۔

براہِ مہربانی تمام لجنات کی عہدہ داران اور جہاں لجنات کا انتظام نہیں وہاں کے مربّیان یہ ٹریکٹ منگوا کر اس طرح تقسیم کریں کہ ہر شہر۔ ہر قصبہ۔ ہر گاؤں کے ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک ٹریکٹ ضرور پہنچ جائے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی اس جہاد میں حصہ لیں اور اپنے گھروں میں سے اپنے شہروں میں سے اپنے معاشرہ میں سے ہر قسم کی بدرسوم کو نکال کر پھینک دیں جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور ہماری زندگیاں خالص توحید کے قیام میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں بسر ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

شکریۂ احباب

گزشتہ ماہ مئی میں میری بیٹی دردانہ بیگم میجر شہزاد احمد خاں صاحب پتّہ میں پتھری کی وجہ سے بہت بیمار ہو گئی تھی اور اس کو سی۔ایم۔ایچ راولپنڈی میں داخل کیا گیا تھا جہاں اُس کا اپریشن کیا گیا۔ اس موقع پر مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت کے بزرگوں اور سب بہن بھائیوں کی خدمت میں الفضل کے ذریعہ درخواستِ دعا کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے ان سب بابرکت دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور میری بیٹی کے اپریشن کو کامیاب فرما کر اس کو شفا بخشی۔ اور اب بفضلہٖ تعالےٰ بالکل تندرست ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مَیں اِن سطور کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور بزرگوں اور سب بہن بھائیوں کی خدمت میں ان کی مخلصانہ دعاؤں کے لئے دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے اور دین و دنیا میں احسن جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(بیگم میجر محمد اسلم خان صاحب مرحوم
نیو گلڈنہ کاٹیج۔ ڈاکخانہ گلڈنہ۔ مری ہل)

برما میں تبلیغ اسلام

سیرۃ النبی کا جلسہ۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت

اسلام کے متعلق ایک قابل اعتراض کتاب کی اشاعت پر احتجاج

(مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ رنگون برما)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں ہم نے چار کتب شائع کی ہیں۔ پہلی کتاب "سیرت رسول کریمؐ" از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور چالیس احادیث از حضرت مرزا بشیر احمد رضؓ یکجائی طور پر انگریزی اور برمی زبانوں میں شائع کی گئیں۔ "اسلام" کے موضوع پر خاکسار کی دو تقاریر جو برما کی کے مشہور "عالمی امن پگوڈا" میں کی گئی تھیں انگریزی اور برمی میں شائع ہو چکی ہیں۔ الحمدللہ قاعدہ یسرنا القرآن زیر طبع ہے اور پارہ اولی مترجم کے بلاک بن رہے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ ۱½ ماہ میں یہ ہر دو کتب بھی شائع ہو جائیں گی۔

۲۵ جون کو ہم نے سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا۔ انگریزی اور برمی اخبارات میں اعلان کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا اور ایک کثیر تعداد غیر از جماعت احباب کی اس مبارک تقریب میں شامل ہوئی۔ اردو میں خاکسار نے برمی میں محمود مول کو صاحب رود تامل میں عبد القادر صاحب نے تقاریر کیں۔ دو مختصر برمی تقریریں عزیزم رفیق احمد ابن برادرم ناصر احمد صاحب اور مبارکہ بیگم بنت ایل مریکار صاحب مرحوم کی تھیں۔ عزیزم رفیق احمد صاحب کی تقریر خصوصاً اسلئے پسند کی گئی کہ پنجابی نژاد ہونے کے باوجود برمی زبان کا نہایت صحیح تلفظ ادا کیا گیا تھا۔

مستورات کے لئے نشست کا علیحدہ مسجد کے کمرے میں انتظام تھا۔ باوجود موسم برسات کے ایک خاصی تعداد مستورات کی بھی جلسہ میں شریک ہوئی۔ بعد دعا تمام حاضرین مجلس کو چائے پیش کی گئی۔ نماز ظہر کے وقت تک بعض نو وارد احباب سے تبادلۂ خیالات کا موقعہ میسر آیا۔

انہی دنوں یہاں کی ایک مسلم سوسائٹی نے بچوں کے لئے ایک تقریری مقابلہ کا انتظام کیا موضوع "اسلام کا معاشرتی نظام" تھا۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس مقابلہ میں مبارکہ بی بنت مریکار صاحب مرحوم دوئم آئیں اور سلیخ ۱۵/- روپیہ کے انعام کی مستحق قرار دی گئیں۔ پہلا انعام صدر مجلس کی بچی کو دیا گیا۔

ابھی چند دن ہوئے کہ ایک مترجم نے ایک کتاب "لارنس آف ادیبیا" شائع کی ہے۔ اسے پڑھنے پر معلوم ہوا کہ مصنف نے رسول کریمؐ کے متعلق نہایت غلط اور بے جا باتیں لکھی ہیں۔ خاکسار نے فوراً محکمہ جات متعلقہ کو اس کی رپورٹ کی۔ جس پر ایکشن لیا جا رہا ہے اسی اثنا میں بعض دوسرے مسلم اداروں کو بھی خاکسار نے اطلاع دے دی تاکہ وہ بھی حکومت کے متعلقہ محکمہ کو توجہ دلا سکیں۔ کتاب کے مصنف نے ٹیلیفون پر خاکسار سے معذرت چاہی ہے اور قابل اعتراض حصہ کو حذف کر دینے کا وعدہ کیا ہے بہرحال سلطنت حکام بالا کے پیش نظر ہے اور وہی کوئی آخری فیصلہ اس بارہ میں کریں گے۔

سانڈرے۔ کوکریک۔ ٹانگو اور رنگون یونیورسٹی کے بعض احباب ملاقات کے لئے مرکز میں آئے۔ بعض دوستوں سے تبلیغی خط و کتابت جاری ہے۔ ہمارے لٹریچر کی مانگ ہے۔ خصوصاً قرآن کریم کے لئے بھی کافی آرڈر ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری مشکلات دور فرمائے اور کما حقہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بھائی مرحوم کی یادیں

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی ربوہ)

میرے بڑے بھائی محمد اسمٰعیل خان صاحب جو حیدر آباد دکن میں انسپکٹر پولیس کے عہدہ سے ریٹائر ہو چکے تھے ۱۴ جولائی کی درمیانی شب بعارضہ قلب وفات پا کر مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا انتقال ورنگل ڈرانڈیا میں ہوا۔ جہاں وہ مقیم تھے۔ اگلے دن شام کے ساڑھے سات بجے میت کو ٹرک کے ذریعہ حیدر آباد پہنچایا گیا اور صبح ۹ بجے احمدیہ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

میرے والد محترم حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ کو شدت سے اس بات کا احساس تھا کہ بچوں کی صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ وہ احمدی ماحول میں رہیں اور تعلیم پائیں۔ ریاست رامپور (جو ہمارا آبائی وطن ہے) کا ماحول اس کے لئے سازگار نہ تھا۔ اس لئے وہ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو مرکز سلسلہ قادیان میں بھجوایا کرتے تھے۔ انہیں بچوں کی جدائی منظور تھی لیکن یہ منظور نہ تھا کہ وہ احمدیت سے دور رہیں۔ اسی ضمن میں ایک بات اس جگہ خاص طور پر قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ برادرم محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم بچپن سے ہی بہت تندرست اور خوش شکل تھے۔ ابھی ان کی عمر بہت چھوٹی تھی کہ ایک مرتبہ میرے چچا مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم نے والد صاحب مرحوم سے کہا کہ یہ بچہ مجھے دیدیں میں اسکو خود تعلیم دلاؤں گا اور اپنی لڑکی سے اسکی شادی کروں گا۔ چچا مرحوم کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اسلئے وہ چاہتے تھے کہ اسمٰعیل خان صاحب کو اپنا بچہ بنا کر پرورش کریں۔ لیکن والد صاحبؓ نے اس بنا پر معذوری کا اظہار کی کہ وہ ان کے زیر اثر رہ کر احمدیت سے جو حقیقی اسلام ہے دور چلا جائے گا اور یہ چیز ان کے لئے کسی قیمت پر بھی قابل قبول نہیں تھی۔

برادرم محمد اسمٰعیل خان صاحب نے اپنی ساری ابتدائی تعلیم (پرائمری سے میٹرک تک) تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پائی۔ اس زمانہ میں قادیان سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہونے علاوہ تعلیم اور کھیلوں کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے بھی بہت مشہور تھا۔ اس سکول کی ہاکی اور فٹ بال ٹیموں کی دھاک سارے ضلع میں بیٹھی ہوئی تھی۔ میرے بڑے بھائی نادر علی خاں صاحب مرحوم کا نام فٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی کی حیثیت سے خاص طور پر مشہور تھا۔ ان کے بعد محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم بھی فٹ بال ٹیم کے کپتان بنے اور انہوں نے سکول کی نیک نامی کو پوری طرح برقرار رکھا میٹرک میں کامیاب ہونے کے بعد بی اے تک انہوں نے اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم پائی اور وہاں بھی کھیلوں میں نمایاں مقام حاصل کیا۔

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد وہ حیدر آباد دکن چلے گئے اور پولیس کے محکمہ میں سب انسپکٹر کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ اس محکمہ میں اگرچہ رشوت لینے کا طریقہ عام طور پر جاری تھا۔ لیکن ساری عمر انہوں نے اس لعنت سے اپنے دامن کو پاک رکھا اور جو کچھ خدا نے دیا اس پر قانع رہے۔ صاف گوئی، جرأت اور بیباکی انہوں نے ورثہ میں پائی تھی۔ اور خوشامد سے کوسوں دور رہتے تھے۔ وہ خوب جانتے تھے کہ افسران بالا کی خوشنودی حاصل کئے بغیر ترقی ممکن نہیں لیکن طبیعت سے مجبور تھے کبھی خوشامد کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اور یہ چیز ان کی ترقی میں لمبے عرصہ تک حائل رہی۔

ملازمت کے بعد شادی کا مرحلہ آیا حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کی کوشش سے ان کی شادی حیدر آباد کے ایک قدیمی دوست حافظ عبد العلی صاحب وکیل مرحوم کی بڑی صاحبزادی مسماۃ انساء بیگم صاحبہ سے ہو گئی اور انہوں نے مستقل طور پر حیدر آباد میں ہی سکونت اختیار کر لی۔ پولیس کے محکمہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے سقوط حیدر آباد کے بعد ایک مرتبہ بھی وہ پاکستان نہ آ سکے۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور سات لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ ان کی حین حیات میں صرف دو لڑکیوں کی شادی ہو سکی تھی اور تیسری کی منگنی ہوئی تھی کہ داعی اجل کو انہوں نے لبیک کہا اور سب کو سوگوار چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر اندازاً ۷۴-۷۵ سال ہو گی۔

پنشن ہو جانے کے بعد انہوں نے چھوٹا سا کاروبار ورنگل میں ہی شروع کیا تھا لیکن سیاسی ماحول سازگار نہ ہونے کے باعث اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ ان کا ایک لڑکا ملازم ہے تاہم وہ اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے خاندان کا بوجھ اٹھا سکے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مرحوم بھائی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے سہارا رہ گئے ہیں لیکن ہمارے خدا میں قدرتیں ہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے اور ایسی راہوں سے دیتا ہے جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتیں۔ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور باقی احباب جماعت سے ملتجی ہوں کہ وہ والد مرحوم کو اور ان کی ساری اولاد کو بالخصوص بھائی مرحوم کے ان بے سہارا بچوں کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ مولا کریم اپنے فضل کو شامل حال رکھے اور ہم سب کا انجام بخیر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

"اے خدا تو اُن کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تحریک جدید کی اہمیت کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔ یہ ایک ایسی مبارک تحریک ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے مبلغین مشنہائے بیرون کو اس کام کے لئے بروقت اخراجات تحریک جدید کے چندہ سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا میں اشاعت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ احباب جماعت نے سال کے شروع میں پیارے امام کے حضور اپنا وعدہ پیش کرکے ادائیگی کا عہد باندھا تھا۔ سال کے اختتام میں اب چار ماہ سے بھی کم وقت باقی رہ گیا ہے۔ مگر وعدہ جات کا معتدبہ حصہ ابھی قابل ادا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ انفرادی اور مجموعی طور پر محاسبہ کریں اور بقایا جات جلد از جلد ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قربانی کا اصل وقت وعدہ کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر دیتے تو اب چھاتی تان کر پھرتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں"

امید ہے احباب اپنے وعدے وقت کے اندر ادا کرکے ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ برائے سال ۱۹۶۷-۶۸ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو فارم تشخیص بجٹ خدام و اطفال برائے سال ۱۹۶۷-۶۸ء مع ہدایات بھجوائے جا چکے ہیں۔ تمام قائدین کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد از جلد بجٹ تشخیص فرمائیں۔

۳۱ اگست ۱۹۶۷ء تک بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں اگر کسی مجلس کو فارم تشخیص اور ہدایات نہ ملی ہوں تو خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

ریکروٹنگ آفیسر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بروز منگل مورخہ ۲۵-۷-۶۷ جامعہ محمدی شریف (ضلع جھنگ) بوقت آٹھ بجے صبح فوجی اور نیوی کی بھرتی ہوگی سائنس کے ساتھ میٹرک اور بغیر سائنس کے میٹرک پاس لڑکوں کی بہت ضرورت ہے۔ ایسے لڑکوں کے لئے ٹیکنیکل ٹریڈ کی کافی آسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ معقول ہے اور مزید ترقی کے مواقع ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری بیوی دو ہفتہ سے بیمار ہے اور تکلیف دن بدن بڑھ رہی ہے
محمد حسین مدرس سنٹرل سکول ناڑ آزاد کشمیر

۲۔ اگریکلچر کالج ٹنڈوجام کے سالانہ امتحانات ۲۷ جولائی سے شروع ہو رہے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور دوسرے احمدی طلباء کو اپنے فضل سے اعلیٰ کامیابی عطا فرماوے آمین۔

(رفیق احمد طاہر کمرہ نمبر ۲۳ مین ہاسٹل اگریکلچر کالج ٹنڈوجام (ساؤتھ سندھ)

۳۔ میرا لڑکا گذشتہ دس دن سے ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب عزیز کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (حکیم احمد دار الرحمت غربی ربوہ)

۴۔ میرے بڑے لڑکے کی اہلیہ جناح سنٹرل ہسپتال میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں نے

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات

اس سال یکم مئی سے لیکر اب تک بعض جماعتوں کی طرف سے چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی کوئی رقم موصول نہیں ہوئی بیت المال دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہوئی ہے۔ حالانکہ عرصہ ہوا فصل ربیع اٹھائی جا چکی ہے۔ بعض جماعتوں میں کم و بیش ایسے احباب بھی موجود ہیں۔ جن سے ہر ماہ چندہ وصول ہونا چاہیے۔ مثلاً سکول ماسٹر، پٹواری، ڈاکٹر، دیگر ملازم حکیم، درزی، دوکاندار تاجر وغیرہ وغیرہ بہر حال خواہ فصلانہ اور خواہ ماہوار چندہ ان مہینوں میں کچھ نہ کچھ وصولی ضرور ہونی چاہیئے تھی۔ ممکن ہے ان جماعتوں کے عہدیداران کا یہ خیال ہو۔ کہ سال کے آخر پر یکمشت تمام چندہ ادا کر دیا جائے گا۔ یہ طریق کار قطعاً غلط ہے۔ پہلے بھی یہ طریق پسندیدہ نہیں تھا۔ اور اب تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل میں اس کی خرابی اور مضرت کی پوری پوری وضاحت فرمادی ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ عہدیداران کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں۔ تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو۔ نہ ہمیں پریشانی ہو اس ارشاد کے مطابق ضروری ہے۔ کہ زمیندارہ احباب سے فصل ربیع کا چندہ شروع سال میں ہی وصول ہو (ہاں اگر کسی جماعت کے علاقہ میں فصل ربیع بالکل نہ ہوتی ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع کر دی جائے) اور تاجر پیشہ و ملازم وغیرہ احباب کا چندہ ہر ماہ وصول ہو۔ جو تاجر سال میں کسی ایک وقت حساب کرتے ہیں وہ اندازاً ہر ماہ کچھ رقم ادا کیا کریں۔ اور سالانہ حساب کرنے پر باقی کل رقم ادا کر دیں۔ یہ مناسب نہیں کہ تمام چندہ کی ادائیگی سالانہ حسابات پر ملتوی رکھی جائے، یا یہ کہ زمیندارہ احباب کہیں کہ ماہ ربیع کا چندہ بھی فصل خریف کے ساتھ اکٹھا کر دیا جائے گا۔ نہیں بلکہ ہر فصل پر اور ہر مہینہ جیسی بھی صورت ہو۔ چندہ کی ادائیگی ضروری ہے۔ لہٰذا ایسی تمام جماعتوں سے جنہوں نے پہلی سہ ماہی کا پورا چندہ ادا نہیں کیا التماس ہے کہ بقایا چندہ وصول کرنے کا انتظام فرمائیں۔ اور موصول شدہ رقم جلد از جلد بھجوا دیں جو جماعتیں آخیر وقت پر بجٹ پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں وہ اس وقت بھی کسی نہ کسی وجہ سے ناکام رہ جاتی ہیں۔ بجٹ عموماً وہی جماعتیں پورا کرتی ہیں جو شروع سال سے چندوں کی وصولی پر اپنی توجہ مرکوز رکھتی ہیں۔

اگر آپ کے پاس مذکورہ بالا خطبہ نہ ہو تو مطلع فرمائیں۔ تا اس کا ایک نسخہ الفضل آپ کو بھجوا دیا جاوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضرورت ڈرائیور

فضل عمر ہسپتال میں فوری طور پر ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ انجمن کے منظور کردہ گریڈ 190-6/160-5/130-4-90 کے مطابق ہوگی۔ مگر اچھے ٹرینڈ آدمی کے لئے ہسپتال کے اندر مفت رہائش اور ابتدائی تنخواہ کے علاوہ جلد ترقی تک کے امکانات بھی موجود ہیں۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد زیر دستخطی کے نام ارسال فرمادیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بڑے اپریشن کے لئے کہا ہے۔ دوستوں سے عزیزہ کے کامیاب اپریشن کے لئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری فضل الرحمان صاحب 12/51 سی لیاقت آباد کراچی ۱۹)

۵۔ مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمد اسلم خان احمدی حلقہ صدر بازار لاہور چھاؤنی)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستانی سفیر کی شاہ حسین سے ملاقات

عمان ۲۱ جولائی۔ اردن کے شاہ حسین نے کل اردن میں پاکستان کے سفیر مسٹر راحت سعید چھتاری سے ملاقات کی۔ اس موقع پر شاہی کابینہ کے ارکان اور وزیر اعظم اردن مسٹر سعد جمعہ بھی موجود تھے۔

یمن میں زبردست لڑائی

لندن ۲۱ جولائی۔ یمن میں عرب جمہوریہ اور امام بدر کی فوجوں میں دوبارہ جنگ چھڑ گئی ہے۔ امام بدر کی فوجوں نے کئی اہم قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کی مسلسل کامیابیوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ دونوں فوجوں میں زبردست لڑائی ہوئی جس میں ۵۰ مصری ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے ان میں سے اکثر کی حالت نازک ہے۔

عدن میں قومی حکومت بنانے میں ناکامی

بیروت ۲۱ جولائی۔ برطانیہ عدن میں قومی حکومت بنانے میں ناکام ہو گیا ہے اور حریت پسندوں کی دھمکیوں کے نتیجہ میں کوئی بھی رہنما مجوزہ کابینہ میں شامل ہونے کو تیار نہیں ہے۔ حریت پسندوں نے اعلان کیا تھا کہ جو بھی کابینہ میں شامل ہوگا اسے گولی مار دی جائے گی۔

برطانیہ جنوبی عرب میں ایک ایسی قومی حکومت بنانے کا خواہشمند ہے جو آئندہ سال ملک کا انتظام سنبھال سکے۔ مگر حریت پسندوں نے ایسی حکومت میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

یاد رہے کہ برطانیہ آئندہ سال اس علاقے کو آزادی دینے کا اعلان کر چکا ہے۔

مشرق وسطی کے ملک اسرائیل کو تسلیم کر لیں

واشنگٹن ۲۱ جولائی۔ سینیٹر رابرٹ کینیڈی نے کہا ہے کہ مشرق وسطی کے تمام ممالک اسرائیل کے وجود کو تسلیم کر لیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بعض تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دونوں متحارب گروپ براہ راست بات چیت سے اپنے تنازعات طے کر لیں تاکہ اسرائیل کو مستقل تحفظ حاصل ہو جائے۔ اسرائیل کو تمام بین الاقوامی گزرگاہوں میں جہاز رانی کا حق دیا جائے۔

آغا ہلالی نے اپنے تقرر کے کاغذات پیش کر دئے

واشنگٹن ۲۱ جولائی۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر آغا ہلالی نے جنہیں وینزویلا میں بھی پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ گذشتہ روز کاراکاس میں صدر لیوناڈو لیون کو تقرر کے کاغذات پیش کر دئے۔ اس موقع پر آغا ہلالی نے کہا کہ دونوں ملکوں میں فاصلہ کے باوجود بہت سے ایسے میدان ہیں جن میں وہ ایک دوسرے سے تعاون کر سکتے ہیں

میثاق استنبول سے تینوں ملکوں کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائیگی

ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سلیمان ڈیمریل نے علاقائی تعاون برائے ترقی کے معاہدہ کی تیسری سالگرہ کے موقع پر وہ اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے یہ معاہدہ تینوں ملکوں کے عوام کے صدیوں پرانے اٹوٹ رشتوں اور باہمی دوستی کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ یہ معاہدہ اس خواہش کی بھی غمازی کرتا ہے کہ ایران۔ ترکی اور پاکستان باہمی تعاون اور کوششوں کے ذریعے اقتصادی ترقی میں تیزی سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۴ء میں ایران پاکستان اور ترکی کے سربراہوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں انہوں نے معاہدہ کا ڈھانچہ تیار کیا اور اسکے مقاصد متعین کئے وہ یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ تینوں ممالک کے سربراہوں کا شکریہ ادا کریں جنہوں نے اپنی وسیع نظری اور عقلمندی سے یہ بامقصد منصوبہ تیار کیا۔ انہیں یقین ہے کہ اس منصوبہ کے تحت ہم اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام حدود کو پالیں گے۔ تینوں ملکوں کے درمیان یہ معاہدہ جس کی بنیاد مشترکہ ورثہ ہے بہت جلد ترقی کرے گا اور عوام اس سے ہر ممکن طور پر بہرہ ور ہوں گے۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ تینوں ملک اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش میں کامیاب ہوں اور ہمارے عوام کو باہمی اشتراک اور تعاون سے خوشحالی حاصل ہو۔

بواسیر خونی ہو یا بادی

بفضلہٖ پائلز کیور کی چار خوراکوں سے مکمل شفا
قیمت دس روپے محصول ڈاک ڈیڑھ روپیہ
ایسی ہی دیگر تیرہ ۱۳ اکسیروں کے لئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

پاکستان کی عظیم ترقی میں روزافزوں اضافہ برقرار رکھنے کیلئے

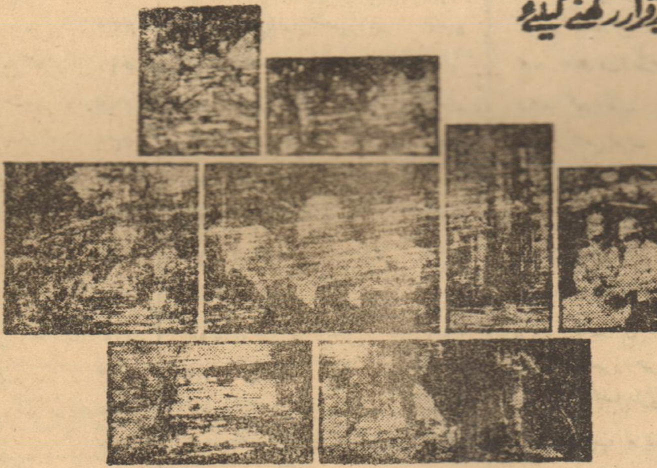

اس ۵½ فیصد ترقیاتی قرضہ میں سرمایہ لگائیے

۵½ فیصد قرضہ ۱۹۸۰ء

۵½ فیصد قرضہ ۱۹۸۰ء قیمت اجرائی ۱۰۰ روپے کی قیمت کے لئے۔ ۵ جولائی سے ۲۲ جولائی تک ۱۰۰ روپے — ۲۳ جولائی سے ۳۰ جولائی تک ۱۰۰ روپے ۱۱ پیسے اس کے بعد ہر ۱۰۰ روپے پر ۱۱ پیسے فی ہفتہ تا اطلاع ثانی اضافہ ہوتا رہے گا۔

کے جزو فوری طور پر داخل کئے جاتے ہیں — قرضہ کے لئے درخواستیں ۱۰۰ روپیہ یا ۱۰۰ سے مساوی تقسیم ہونے والی رقم کے لئے بھیجنی چاہئیں۔

قرضہ کی رقم نقد یا ۳ فیصد قرضہ ۱۹۶۷ء کے تمسکات کی صورت میں قبول کی جائے گی۔ قرضہ پر منافع کی ادائیگی ہر ششماہی کے اختتام یعنی ۱۵ جنوری اور ۱۵ جولائی کو ہوگی — منافع پر انکم ٹیکس واجب الادا ہوگا۔

تمسکات حکومت پاکستان کے حق میں تبدیل کرانے کے لئے درخواستیں

ادائیگی کے مقامات:-

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تمام دفاتر۔ جن علاقوں میں اسٹیٹ بینک کا کوئی دفتر نہیں ہے وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی وہ شاخیں جو سرکاری خزانہ کا کاروبار کرتی ہیں۔ جن علاقوں میں اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک دونوں کی کوئی شاخ نہیں وہاں سرکاری خزانے

پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں مدد کیجئے

جاری کردہ:- وزارت مالیات حکومت پاکستان

impact

امتحان میٹرک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

۱۵۰ میں سے ۱۳۷ طلباء پاس۔ نتیجہ کی اوسط ۹۱٫۴ فیصد رہی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا سیکنڈری سکول کا نتیجہ ۱۳۷/۱۵۰ - ۹۱٫۴ فیصد رہا جبکہ بورڈ کی اوسط ۶۳٫۲ ہے۔ الحمد للہ! عزیز وحید احمد جنجوعہ (ابن میاں عبدالحمید صاحب جنجوعہ۔ جو محترم بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودھا کا نواسہ ہے) ۷۷۳ نمبر لے کر بورڈ بھر میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(محمد ابراہیم۔ ہیڈ ماسٹر)

سائنس گروپ

نمبر شمار	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۱	رانا عبدالباسط	۶۴۵
۲	راجہ ناصر احمد خان	۶۴۶
۳	منصور احمد سولنگی	۴۷۸
۴	غلام علی	۵۳۳
۵	ملک امجد علی	۵۴۷
۶	عبدالسلام جمیل	۶۱۸
۷	محمد نصر اللہ چیمہ	۵۹۱
۸	طاہر احمد صدیقی	۴۰۸
۹	محمد وحید خان	۴۹۶
۱۰	لیاقت علی خان	۴۹۰
۱۱	رفیق اختر	۳۷۹
۱۲	منظور احمد	۵۳۹
۱۳	ملک نجاح الدین	۴۴۸
۱۴	مبشر احمد	۶۰۸
۱۵	محمد ابرار	۳۴۸
۱۶	ظفر اقبال	۴۱۸
۱۷	مبارک احمد	۴۱۷
۱۸	اظہر احمد نظام	۳۷۵
۱۹	محمد لئیق طاہر	۴۴۷
۲۰	نذیر احمد	۴۶۴
۲۱	ملک مظہر احمد	۲۹۰
۲۲	جعفر احمد خان	۳۴۰
۲۳	ارشاد مظفر	۴۱۵
۲۴	محمد فائق شاہ	۵۴۴
۲۵	رشید احمد ثالث	۳۱۲
۲۶	وحید احمد جنجوعہ	۷۷۳
۲۷	انور حسن	۶۸۸
۲۸	شفیق الرحمان نیّر	۶۲۵
۲۹	منصور احمد خان	۴۹۷
۳۰	سہیل احمد خان	۵۵۶
۳۱	محمود احمد ناصر	۶۳۹
۳۲	جمیل احمد طارق	۶۴۸
۳۳	نثار احمد	۴۵۱
۳۴	محمد نصر اللہ	۵۸۰
۳۵	مرزا احمد داؤد	۶۵۹
۳۶	فضل الرحمان	۵۱۸
۳۷	سردار عبدالباری	۵۰۳
۳۸	منیر الرحمان باجوہ	۴۹۵
۳۹	عزیز الحق رامہ	۵۱۲
۴۰	شاہد احمد شاہ	۵۱۲
۴۱	نصیر احمد	۴۳۷
۴۲	افتخار احمد	۶۲۹
۴۳	سجاد احمد	۵۸۶
۴۴	مبارک احمد طاہر	۴۵۹
۴۵	کریم احمد نذیر	۵۱۵
۴۶	ظہیر الدین منصور احمد	۵۳۲
۴۷	مقصود احمد خان	۴۶۱
۴۸	حسن اقبال	۴۲۹
۴۹	سید فہیم حیدر	۴۶۰
۵۰	محمد عارف ظہور	۴۸۳
۵۱	سید مقصود شاہ	۳۹۸
۵۲	فیاض احمد	۴۲۵
۵۳	بشیر احمد	۵۱۵
۵۴	احمد حسین قریشی	۴۷۶
۵۵	منیر احمد	۵۶۲
۵۶	مسعود احمد پرویز	۵۳۰
۵۷	امتیاز حسین اکرم	۴۷۰
۵۸	مرزا افتخار الدین	۶۱۴
۵۹	مسعود احمد خالد	۴۶۹
۶۰	مبارک احمد شاد	۴۵۷
۶۱	مبارک احمد	۴۶۴
۶۲	منصور احمد چوہدری	۵۵۳
۶۳	سید تنویر احمد	۴۱۸
۶۴	فضل احمد طاہر	۵۲۴
۶۵	میر داؤد احمد	۵۱۱
۶۶	عبدالرحیم	۴۴۶
۶۷	بشیر احمد شاہد	۴۸۱
۶۸	نیاز احمد	۳۶۰
۶۹	مشتاق احمد بھٹی	۳۳۱
۷۰	طارق منصور	۵۲۹
۷۱	کرشن احمد خان	۳۷۷
۷۲	محمد خالد	۳۲۸
۷۳	شبیر احمد باجوہ	۳۶۳
۷۴	نصر اللہ خان	۴۱۳
۷۵	مطیع الرحمان	۳۶۴
۷۶	مبارک احمد جاوید	۵۲۰
۷۷	عرفان احمد خان	۳۴۳
۷۸	منظور احمد ناصر	۳۴۴
۷۹	ملک سلطان احمد	۳۹۹
۸۰	بشیر الدین شمس	۴۷۱
۸۱	عبدالباسط خلیفہ	۳۴۸
۸۲	مظہر احمد	۴۰۶
۸۳	سید حمید احمد	۳۸۱
۸۴	الطاف اللہ خان	۳۹۹
۸۵	محمد انور	۳۳۸
۸۶	فہیم الدین	۳۸۳
۸۷	ظہیر احمد	۲۷۷
۸۸	داؤد احمد	۳۶۰
۸۹	قمر الدین	۴۷۲
۹۰	منصور احمد ملک	۶۵۲
۹۱	لطف الٰہی	۵۳۶
۹۲	مقصود احمد	۴۲۳
۹۳	عبدالجلیل منگلا	۵۷۵
۹۴	حبیب الرحمان	۵۰۷
۹۵	انور علی	۶۱۳
۹۶	جاوید رشید خان	۴۶۸
۹۷	قریشی فائق محی الدین عامر	۴۲۱
۹۸	محمد اشرف پرویز	۲۵۶
۹۹	خالد نعیم بٹ	۳۴۸
۱۰۰	راحیل نعمی	۳۰۸
۱۰۱	مروت اللہ	۲۵۳
۱۰۲	منور احمد	۳۶۹
۱۰۳	مبرور احمد	۳۲۹
۱۰۴	اقبال حیدر	۵۴۵
۱۰۵	مرزا منیر احمد	۳۶۱
۱۰۶	رانا اسد اللہ خان	۳۰۱
۱۰۷	مرزا مبشر احمد	۳۳۸
۱۰۸	ظہیر الدین	۳۰۰
۱۰۹	حامد مقصود	۳۹۱

آرٹس گروپ

نمبر شمار	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۱۱۰	نذیر احمد مظہر	۶۴۸
۱۱۱	بشارت احمد محمود	۵۲۶
۱۱۲	محمد عبداللہ	۳۵۷
۱۱۳	مبشر احمد کاہلوں	۶۹۷
۱۱۴	فضل احمد شاہد	۷۳۲
۱۱۵	نعیم اللہ خان	۴۸۴
۱۱۶	محمد رمضان	۴۷۲
۱۱۷	ارشد احمد	۵۰۰
۱۱۸	محمد طفیل	۴۳۰
۱۱۹	اصالت علی	۵۱۹
۱۲۰	محمد امیر	۴۳۲
۱۲۱	حفیظ اللہ	۴۶۴
۱۲۲	عبدالصمد	۴۹۸
۱۲۳	محمد سرور بٹ	۵۴۳
۱۲۴	مبشر احمد	۴۶۳
۱۲۵	عبدالحمید	۴۶۸
۱۲۶	سراج الدین	۴۵۴
۱۲۷	محمد یار	۴۷۱
۱۲۸	مشتاق احمد	۴۷۰
۱۲۹	محمد عباس	۳۴۵
۱۳۰	امیر عبداللہ	۴۱۴
۱۳۱	احمد حسین ایاز	۳۷۳
۱۳۲	ظہیر الدین بابر	۳۷۹
۱۳۳	بشیر احمد	۴۳۷
۱۳۴	ملک انیس الرحمان	۲۹۳
۱۳۵	بشیر احمد شاہ	۴۳۹
۱۳۶	محمد ادریس شمس	۵۶۴
۱۳۷	مظفر احمد نسیم	۴۴۳

کمپارٹمنٹ

۱	مسعود احمد طاہر	ریاضی
۲	حامد احمد بھٹی	"
۳	ظفر اللہ رشید	"
۴	مبارک احمد	انگریزی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴